سوال

(496) داڑھی کی مقدار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی داڑھی اتنی طویل ہے کہ ناف سے نیچے تک ہے اور گھنی اتنی کہ رخسار بھی نظر نہیں آتے ایسی صورت حال کے پیش نظر داڑھی کو رخساروں سے صاف کرنا اور ناف کے نیچے سے رکاوٹ دینا درست ہے۔ (حاجی ضیاء الدین بہاولنگر خریداری نمبر 1401)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کے متعلق ہمارا موقف یہ ہے کہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیا جائے اور اس کے ساتھ کسی طرف سے بھی چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے کیونکہ۔

(1) اسکے متعلق امر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر وجوب کے لیے ہے الا یہ کہ قرینہ صارفہ ہو۔

(2) اس سے چھیڑ چھاڑ کرنا یہود و نصاری اور مشرکین و مجوس سے ہمنوئی ہے جبکہ ہمیں ان کی اس سلسلہ میں مخالفت کرنے کا حکم ہے۔

(3) اس کی کانٹ چھانٹ تخلیق الہیہ میں تبدیلی کرنا ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے کیوں کہ ایسا کرنا ایک شیطانی حربہ ہے۔ (4/النساء: 119)

(4) داڑھی کا بڑھانا امور فطرت ہے اس لیے داڑھی کو فطرتی حالت میں رہنے دیا جائے اور اس سے غیر فطرتی عمل نہ کیا جائے۔

(5) ہمیں نسوانی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ داڑھی منڈوانے سے عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے اس سے محفوظ رہنے کا یہی طریقہ ہے کہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیا جائے۔

(6) خلیفہ راشد حضرت عمر العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق داڑھی منڈوانا "مثلہ" کے مترادف ہے اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے،

(7) داڑھی منڈوانا ایسا قبیح فعل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مرتکب دو ایرانی باشندوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ صورت مسئولہ میں بعض اہل علم بایں طور پر نرم گوشہ رکھتے ہیں کہ۔

(1) داڑھی کے متعلق مندرجہ ذیل تین صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے امر نبوی منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحیح بخاری :اللباس 5892)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحیح مسلم :طہارۃ 603)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مجمع الزوئد :ج 5ص 169)

جب کہ یہ تینوں اکابر کے متعلق روایات میں ہے کہ بالعموم یا خاص مواقع پر ایک مشت سے زائد داڑھی اور رخساروں کے بال کٹوادیتے تھے ۔

حضرت ابوعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحیح بخاری 592) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (طبقات ابن سعد ج 4 ص 334) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مصنف ابن ابی شیبہ :ج 4ص 85)

اگرچہ ہمارے نزدیک قابل عمل راوی کی روایت نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے ۔

(2) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ اگر آدمی کی داڑھی بہت زیادہ طویل ہو جائے تو کیا کرے ؟ آپ نے فتویٰ دیا کہ ایسی حالت میں اسے اعتدال پر لانے کے لیے کاٹا جا سکتا ہے ۔ (شرح موطا :ج 7ص 226)

(3) حافظ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے امام طبری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر آدمی اپنی داڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے اور اس کا طول و عرض اس حد تک بڑھ جائے کہ لوگوں کے ہاں اضحوکہ روزگار بن جائے تو ایسی حالت میں اسے کاٹا جا سکتا ہے ۔ (فتح الباری :ج 10ص 43)

(4) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایات میں ہے کہ ان کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کی داڑھی حد سے بڑھی ہوئی تھی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معقول حد کے نیچے سے کاٹ دیا تھا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے ۔ (واللہ اعلم)

اگر کوئی اس قسم کے دلائل سے مطمئن ہو تو مذکورہ شخص کے متعلق نرم گوشہ رکھنے میں چنداں حرج نہیں ہے بصورت دیگر اسے استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ سنت کی حفاظت پر اللہ کے ہاں بے پایا اجر و ثواب کی امید کی جاسکے ہم نے ایسے بزرگ بھی دیکھے ہیں کہ دوران نماز جب رکوع کرتے تھے تو ان کی داڑھی زمین پر لگتی تھی اب وہ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ہاں کروٹ کروٹ رحمت سے نوازے آمین ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:496